حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کے آٹھ مختلف رسائل اور چھوٹی کتب کا مجموعہ

صاحبزادہ اقتدار احمد خاں نعیمی قادری بدایونی مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

فہرستِ رسائل

محمد مہر گردشِ چار اختر

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

اس رسالہ میں نبی پاک کے نور ہونے اور جسم شریف کے بے سایہ ہونے کا ثبوت ہے

رسالۂ نور

مع

اضافاتِ جدیدہ و افاداتِ عدیدہ

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا الحاج مفتی احمد یار خاں صاحب

ناشر

صاحبزادہ اقتدار احمد خان

نعیمی کتب خانہ گجرات پنجاب

وَرُوحٌ مِّنْهُ	وہ عیسیٰ علیہ السلام کے رب کی رُوح ہیں۔

اسی لیے عیسیٰ علیہ السلام کو رُوح اللہ کہا جاتا ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ آدم و عیسیٰ علیہما السلام اللہ کی رُوح کا ٹکڑا یا جز ہیں یا خدا نے ان میں سرایت کی ہے۔ بلکہ بلا واسطہ ماں باپ یا بلا واسطہ اب انہیں رب نے روح بخشی۔ اسی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نور اللہ ہونے کے معنی یہ ہی ہیں کہ بلا واسطۂ مخلوق رب سے فیض پانے والے۔

۴۔ ایک ہے شخص محمدی۔ دوسری ہے حقیقتہ محمدیہ۔ شخص محمدی اس جسم اطہر کا نام ہے جو آدم علیہ السلام کی اولاد میں بی بی آمنہ خاتون سے ہے۔ تمام نبیوں کے بعد دنیا میں جلوہ گر ہوا۔ جو اس عالم میں تمام رشتوں سے منسلک ہے۔ بی بی آمنہ خاتون کا نور نظر ہونا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا سرتاج ہونا۔ حضرت ابراہیم طیب و طاہر و فاطمہ زہرا کا والد نامدار ہونا یہ تمام رشتے اس شخص محمدی کی صفات ہیں۔

حقیقت محمدیہ صوفیا کی اصطلاح میں ذاتِ مطلقہ کے پہلے تعین کا نام ہے بلا تشبیہ یوں سمجھو کہ مصدر کے پہلے تعین کا نام ماضی مطلق ہے جو مصدر سے بنا۔ پھر تمام مشتقات اس ماضی مطلق سے بنے تو ماضی مطلق مصدر کا پہلا تعین ہے اور باقی تمام مشتقات بعد کا تعین رب تعالیٰ مصدر تجلیات ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم ماضی مطلق یعنی رب کی پہلی تجلی اور باقی مخلوقات بعد کی تجلیوں کے مظہر شخص محمدی کے بارے میں فرمایا گیا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	فرما دو میں تم جیسا بشر ہوں۔

اور حقیقت محمدیہ کے بارے میں خود حضور علیہ صلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ۔	ہم اس وقت میں نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام آب و گل میں جلوہ گر تھے۔

حقیقت محمدیہ نہ اولادِ آدم میں سے ہے نہ بشر ہے نہ مِّثْلُكُمْ ہے نہ کسی کی باپ۔ نہ کسی کی اولاد۔ بلکہ سارے عالم کی اصل ہے۔ ظاہر ہے کہ بشریت

کی ابتداء آدم علیہ السلام سے ہے اور حضور اس وقت نبی ہیں جب آدم علیہ السلام کا خمیر بھی تیار نہیں ہوا۔ اگر اس وقت اور اس حالت میں حضور بشر ہوں۔ تو نہ آدم علیہ السلام بشر رہتے ہیں نہ ابو البشر۔

اب جو نبی کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ نبی وہ انسان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے شرعی احکام کی تبلیغ کے لئے بھیجا۔ یہ شخص نبی کی تعریف ہے حقیقت نبی کی نہیں۔ حضور نبوت سے اس وقت موصوف ہیں جب انسانیت کا نشان بھی نہ تھا کیونکہ ابھی پہلے انسان اور تمام انسانوں کے والد حضرت آدم علیہ السلام پیدا نہ ہوئے تھے۔ بلکہ انسان کے لئے ضروری چیزیں وقت وجگہ بھی نہ بنے تھے حضور کی نبوت مکان وتمکین سے پہلے کی ہے۔

بادام کا پوست بھی بادام کے نام ہی سے پکارا جاتا ہے۔ اور مغز بھی مگر پوست کے اور احکام ہیں۔ اور مغز کے دوسرے احکام۔ پھر مغز پوست میں ہے اسی طرح حقیقت محمدیہ شخص محمدی میں جلوہ گر ہے۔ نور ہونا۔ برہان ہونا۔ رب کی دلیل ہونا۔ اسی حقیقت محمدیہ اور اسی کے صفات ہیں۔ اس مضمون کو مثنوی شریف میں بہت شرح وبسط سے بیان فرمایا۔ اور مولوی اشرف علی صاحب نے نشر الطیب میں خوب اچھی طرح ثابت فرمایا ہے۔ تفسیر روح البیان سورہ اعراف پارہ ۹ میں زیر آیت هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فرمایا کہ تمام روحیں روح محمدی سے پیدا ہوئیں۔ لہذا حضور ابو الارواح ہیں۔

۷۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم شریف کی نورانیت حسی بھی تھی کہ صحابہ کرام اور ازواج مطہرات نے اسی نورانیت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ چنانچہ ترمذی شریف نے شمائل شریف میں ہند ابن ابی ہالہ سے ایک لمبی حدیث نقل کی ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم عظمت والے وجاہت والے تھے آپ کا چہرۂ انور ایسا جگمگاتا تھا۔ جیسے چودھویں شب کا پورا چاند ✧